99395 ـ منگنی کے لیے لڑکی کے بارہ میں کیسے معلوم کیا جائے

سوال

ایك مسلمان نوجوان کسی دوسرے ملك میں زیر تعلیم ہے اور شادی کرنا چاہتا ہے، وہ نیك و صالح اور علمی و دینی مقام رکھنے والی بیوی کی تلاش میں ہے. میں اسی تلاش میں تھا کہ مجھے ایك لڑکی کے متعلق بتایا گیا کہ اس میں میری تلاش کردہ تمام امتیازی صفات پائی جاتی ہیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ میرے اصلی ملك میں رہائش پذیر ہے، اور میں دوسرے ملك میں زیر تعلیم ہوں میں یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ وہ دینی اور اخلاقی اور جمال و خوبصورتی کے کس درجہ پر ہے.
میں نے اسے انٹرنیٹ کے ذریعہ ان اشیاء کے متعلق دریافت کرنا چاہا تو اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا، اس نے صرف اتنا کیا کہ اس نے اپنے گھر والوں کو بتا دیا، اور مجھے اپنے والد صاحب کافون نمبر دیا اور کہنے لگی: گھروں میں دروازوں کے ذریعہ سے آیا کرو.
اس کی بنا پر میرا اس سے اور بھی تعلق زیادہ ہوگیا، میں اب تك اس کے بارہ میں کچھ نہیں جانتا، حتی کہ میں نے اس کے والد صاحب سے بھی بات کی تو وہ اپنے قلعہ کی حفاظت میں بیٹی سے بھی زیادہ سخت نکلے اور کہنے لگے تو باہر رہتے ہو تمہارے والدین ہمارے پاس آئیں تا کہ ہم ان سے تعارف کر سکیں اور سال کے آخر میں جب تم آؤ تو آپ لڑکی کو دیکھیں اور لڑکی تمہیں دیکھے تو پھر بات چیت کی جائیگی.
جب تك تمہارے والدین نہیں آتے میں تمہیں اپنے اور اپنے خاندان کے بارہ میں سوال کرنے کی اجازت نہیں دیتا، سبحان اللہ وہ یہ کس طرح چاہتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے بارہ میں کچھ معلومات بھی نہ رکھوں اور میرے والدین ان کے پاس جائیں ؟
کیا شریعت یہی کہتی ہے ؟ اور اس کا حل کیا ہے، برائے مہربانی آپ اس سلسلہ میں میری کچھ راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے.
یہ بتائیں کہ شرعی طور پر میں ان کے بارہ میں کیسے جان سکتا ہوں جبکہ میں انہیں جاننے والوں میں سے کسی نیك و صالح شخص کو بھی نہیں جانتا ؟
اور یہ بھی بتائیں کہ نوجوان کو منگنی سے قبل لڑکی کے متعلق کیا کچھ جاننا چاہیے، کیا لڑکی کے بارہ میں کچھ بھی نہ جانتے ہوئے رشتہ مانگ لینا چاہیے، اور منگنی سے تعارف کی ابتدا ہو ؟
اور کیا یہ ممکن ہے کہ لڑکی دیکھے بغیر ہی منگنی کر لی جائے ؟
میں نے جو معلومات آپ کو دی ہیں اس لڑکی کے بارہ میں اس سے زائد میں کچھ نہیں جانتا، کیا اس سے منگنی کرنے سے یہی کچھ کافی ہے ؟
کلام طویل ہونے پر معذرت خواہ ہوں، لیکن میرے حالت کچھ خاص تھی اور تفصیل طلب تھی اس لیے بات طویل

ہوگئی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لیے نیك و صالح بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں.

آپ کے سوال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لڑکی عفت و عصمت کی مالکہ ہے اور ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہے جو اپنی لڑکیوں کی حفاظت کرنے والا ہے.

اس کی دلیل یہ ہے کہ اس لڑکی نے آپ سے بات چیت نہیں کی اور اصرار کیا ہے کہ اس کے والد سے اس بارہ میں بات چیت کی جائے، اور پھر اس نے اپنے والد کو بھی اس کے متعلق بتا دیا ہے، اور اس کے والد کو موقف اس سے بھی سخت نکلا کہ اس نے آپ کو کہا:

جب آپ کے والدین آئیں گے اور دونوں خاندانوں میں تعارف ہو گا تو پھر اگر آپ چاہیں تو اسے دیکھنا اور تمہارے لیے اس کا رشتہ طلب کرنا ممکن ہو سکتا ہے.

یہ موقف بالکل صحیح ہے، کیونکہ شریعت نے لڑکی کو دیکھنا مباح اس وقت کیا ہے جب اس کا ظن غالب ہو کہ وہ اس سے منگنی کریگا، اور اس کو رشتہ دے دیا جائیگا.

علامہ عز بن عبد السلام رحمہ اللہ منگیتر کو دیکھنے کے بارہ میں کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" یہ تو صرف اس کے لیے جائز کیا گیا ہے جو واضح اور ظاہر امید رکھتا ہو کہ اس کا رشتہ قبول کر جائیگا، اور یہ معلوم نہ ہو کہ رد کر دیا جائیگا، یا پھر اس کا ظن غالب ہو کہ اس کا رشتہ رد نہیں کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: قواعد الاحکام فی مصالح الانام (2 / 146).

رہا مسئلہ لڑکی کے خاندان کے بارہ میں جاننا تو یہ ممکن ہے کہ آپ ان کے متعلق کسی سے دریافت کریں، یا پھر اپنے والد کو کہیں کہ وہ ان کے بارہ میں دریافت کریں، اور پھر شرعی طور پر لڑکی سے منگنی کرنے سے قبل اس کے خاندان کے بارہ میں معلوم کرنا اور ان کے بارہ میں مشورہ کرنا حرام نہیں ہے.

اس شخص کا آپ کو اپنے خاندان کے بارہ میں معلومات فراہم نہ میں آپ کو کوئی نقصان نہیں؛ کیونکہ یہاں کلام میں اگر وہ کچھ ہو جسے وہ پسند نہیں کرتے تو یہ حرام غیبت میں شامل نہیں ہوتی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علماء کے ہاں بغیر کسی نزاع کے جائز غیبت کے بارہ میں کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" دوسری قسم:

آدمی سے اس کے نکاح نکاح یا معاملات یا گواہی - یعنی اس کے گواہ بننے - کے متعلق مشورہ کرے اور اسے علم ہو کہ وہ اس کے فائدہ میں نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مشورہ طلب کرنے والے کو نصیحت کرے اور اس کے سامنے اس کے حالات رکھے " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (4 / 477).

رہا یہ کہ آپ شرعی طور پر اس لڑکے متعلق کیسے جان سکتے ہیں ؟

اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ آپ کے لیے باز پرس اور سوال کرنا جائز ہے، جیسا کہ ہم بیان بھی کر چکے ہیں، اور اگر آپ اس سے منگنی کرنا چاہیں تو اسے دیکھنا بھی جائز ہے، اور اگر آپ اسے دیکھ نہ سکیں تو آپ کو اپنی کسی محرم عورت کو بھیج کر اس کے اوصاف معلوم کر لینے چاہییں جو اسے دیکھ کر آپ کے لیے اس کے اوصاف واضح کرے.

لیکن افضل یہی ہے کہ آپ خود ہی اسے دیکھیں، یا پھر اسے دیکھیں جو آپ کے لیے اس لڑکی کے اوصاف بیان کرے تا کہ آپ اس کا رشتہ طلب کرلیں یا پھر اسے چھوڑ دیں؛ کیونکہ ہو سکتا ہے منگنی کر لینے کے بعد اسے دیکھنے میں اس سے نکاح نہ کرنے کا بھی باعث بن سکتا ہے جس کی بنا پر اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کا دل ٹوٹ جائیگا.

ہمیں تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کہ جب اس خاندان والوں کو یہ پتہ چل جائے کہ آپ لڑکا کا رشتہ طلب کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور واقعی اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو پھر وہ اپنے اور لڑکی کے بارہ میں معلومات فراہم کرنے اور سوال کرنے میں کوئی مانع پیدا نہیں کرینگے.

اس لیے آپ کو وہی کچھ کرنا چاہیے جو لڑکی کے والد نے آپ سے کہا کہے، پھر اس کے بعد آپ اللہ تعالی سے استخارہ کریں ان شاء اللہ اللہ رب العالمین آپ کے مقدر میں خیر و بھلائی پیدا کریگا.

رہا یہ مسئلہ کہ کیسی عورت کو اپنے لیے بطور بیوی اختیار کرنا چاہیے اور جس لڑکی کو آپ بطور بیوی چننا چاہتے

ہوں اس میں کیا صفات اور اوصاف پائے جائیں ؟

اس کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری راہنمائی کی ہے، اس لیے مسلمان شخص کو بیوی اختیار کرتے وقت اس کا خیال کرنا چاہیے، ذیل میں ہم اس کا خلاصہ پیش کرتے ہیں:

1 ۔ وہ عورت دین والی ہو؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال و دولت کی بنا پر، اور اس کے حسب و نسب و خاندان کی بنا پر، اور اس کی خوبصورتی و جمال کی وجہ ہے، اور اس کے دین کی بنا پر، آپ کے ہاتھ خاك آلود ہوں تم دین والی عورت کو اختیار کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

یعنی جس کی بنا پر شادی کی رغبت ہوتی ہے، اور یہ چار خصلتیں ہیں جو مردوں کو اپنی طرف دعوت دیتی ہیں، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ دین کو چھوڑ کر کسی اور صفت کی بنا پر شادی نہ کی جائے.

2 ۔ وہ عورت زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں روز قیامت تمہارے زیادہ ہونے میں دوسرے انبیاء پر فخر کرونگا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

کنواری لڑکی کے متعلق زیادہ اولاد جننے کا اس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس کے خاندان کی عورتیں کثرت اولاد والی ہوں تو وہ بھی کثرت اولاد والی ہوگی ان شاء اللہ.

3 ۔ وہ کنواری ہونی چاہیے، کیونکہ حدیث نبوی میں ہے:

" تو نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5052).

4 ۔ وہ حسب و نسب والی یعنی اصیل خاندان سے تعلق رکھتی ہو.

5 ۔ خوبصورت ہو کیونکہ خوبصورت ہونے سے خاوند کے نفس کو سکون حاصل ہوگا، اور وہ اس کے لیے نظریں

نیچی رکھنے کا باعث بنےگی، اور اس میں اس کے لیے محبت و پیار بھی کامل ہونے کا باعث ہوگی، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے عقد نکاح سے قبل اسے دیکھنا مشروع کیا ہے.

6 ۔ عقل و دانش والی ہو، بےوقوف نہ ہو، کیونکہ نکاح کا معنی مستقل طور پر معاشرت ہے، پوری زندگی ساتھ رہنے کا معنی رکھتی ہے، اور پھر بےوقوف عورت کے ساتھ حسن معاشرت نہیں ہو سکتی، اور ہو سکتا ہے کہ یہی اس کی اولاد میں بھی منتقل ہو جائے.

جواب میں آخر میں ہم یہ بات ضرور کہیں گے کہ آپ عورتوں کے ساتھ بات چیت کے خطرہ کی سنگینی کا احساس رکھیں کہ انٹرنیٹ وغیرہ دوسرے وسائل کے ذریعہ اجنبی عورتوں سے بات چیت اور تعلقات قائم کرنا خطرے سے خالی نہیں، کیونکہ یہ ایسا قدم ہے جس کا انجام اچھا نہیں ہے، اس لیے شیطان کی پیروی سے اجتناب کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی پسند اور رضامندی والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .